## 124965 ـ فطرانہ دینے میں غلہ اور کھانا کی اقسام

**سوال**

فطرانہ میں کیا کچھ دیا جا سکتا ہے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

فطرانہ دینے میں وہی چیز اختیار کی جائیگی جسے لوگ بطور خوراك استعمال كرتے ہیں، مثلا گندم، مكئ اور چاول، لوبیا دال، چنے، مكرونہ، اور گوشت وغیرہ، نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ میں ایك صاع فرض كیا ہے، اور صحابہ كرام بھی فطرانہ میں وہی چیز دیا كرتے تھے جسے وہ بطور خوراك استعمال كرتے.

بخاری اور مسلم نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت كیا ہے كہ:

" ہم نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے دور میں عید الفطر كے دن ایك صاع غلہ بطور فطرانہ ادا كیا كرتے تھے.

ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ كہتے ہیں: ان ایام میں ہماری خوراك جو اور منقہ اور پنیر اور كھجور تھی "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 1510 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 985 ).

ایك روایت میں ہے كہ:

" نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كی موجودگی میں ہم ہر چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام كی جانب سے ایك صاع كھانا، یا ایك صاع پنیر یا ایك صاع جو یا ایك صاع كھجور یا ایك صاع منقہ بطور فطرانہ ادا كیا كرتے تھے "

اس حدیث میں لفظ طعام یعنی كھانے كی شرح سب اہل علم نے گندم كی ہے، اور كچھ دوسرے علماء كہتے ہیں كہ طعام سے مقصود وہ چیز ہے جو علاقے كے لوگ بطور خوراك استعمال كرتے ہوں، چاہے وہ گندم ہو یا مكئی وغیرہ، اور صحیح بھی یہی ہے؛ كیونكہ فطرانہ اور زكاۃ اغنیاء كی جانب سے فقراء كے لیے رحمدلی اور خیر خواہی ہے، اس لیے مسلمان كے لیے واجب نہیں كہ وہ اپنے علاقے كی خوراك كے علاوہ كسی اور چیز كے ساتھ ان كی غمخواری كرے.

بلاشك و شبہ حرمین یعنی سعودیہ میں چاول ہی علاقے كی خوراك ہے اور چاول خوشی سے كھایا جاتا ہے، اور پھر

نص میں وارد جو سے افضل بھی ہے، اس لیے معلوم ہونا چاہیے کہ فطرانہ میں چاول دینے میں کوئی حرج نہیں " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ ( 14 / 200 ).

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" لیکن اگر علاقے کے لوگوں کی خوراک ان میں کوئی ایك جنس ہو تو بلاشك و شبہ انہیں اپنی خوراك میں فطرانہ دینے میں جائز ہے.

اور کیا وہ اپنی خوراك کے علاوہ کسی اور جنس میں فطرانہ ادا کر سکتے ہیں یا نہیں ؟ مثلا ان کی خوراك تو چاول اور مکئی ہو تو وہ گندم یا جو فطرانہ میں دیں، یا چاول اور مکئی وغیرہ فطرانہ میں دینا کافی ہو گا ؟

اس میں نزاع و اختلاف مشہور ہے، اور سب اقوال سے صحیح قول یہی ہے کہ وہ اسی چیز میں فطرانہ ادا کرے جسے وہ اپنی خوراك استعمال کرتا ہے، چاہے وہ ان اجناس میں شامل نہ بھی ہو، اکثر علماء کرام مثلا شافعی وغیرہ کا قول یہی ہے.

کیونکہ صدقات میں اصل یہی ہے کہ فقراء و مساکین کی غمخواری کے لیے واجب ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

درمیانہ درجہ کا جسے تم اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو .

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ میں ایك صاع کھجور یا جو فرض کیا ہے؛ کیونکہ اہل مدینہ کی خوراك یہی تھی، اور اگر اہل مدینہ کی یہی اشیاء خوراك نہ ہوتی اور وہ بطور خوراك کوئی اور جنس استعمال کرتے ہوتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں فطرانہ میں وہ چیز دینے کا مکلف نہ بناتے جسے وہ خوراك استعمال نہ کرتے تھے، جس طرح اللہ تعالی نے بھی کفارات میں اس کا حکم نہیں دیا " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی ( 25 / 68 ).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اہل مدینہ کی خوراك غالبا یہی اشیاء تھیں، لیکن اگر کسی علاقے اور محلہ والوں کی خوراك اس کے علاوہ ہو تو انہیں اپنی خوراك میں سے ایك صاع فطرانہ ادا کرنا ہوگا، جس طرح کہ اگر کسی کی خوراك مکئی یا چاول ، یا پھر انجیر وغیرہ دوسرے دانے ہوں تو وہ یہی اشیاء ادا کریگا، اور اگر ان کی خوراك دانے کے علاوہ کچھ اور ہو مثلا پنیر اور

گوشت اور مچھلی تو وہ اپنی خوراک میں سے ایک صاع فطرانہ ادا کریں گے چاہے وہ کچھ بھی ہو جمہور علماء کا قول یہی ہے، اور صحیح بھی یہی ہے اس کے علاوہ کوئی اور قول نہیں کہا جائیگا.

کیونکہ فطرانہ کا مقصد تو مساکین و فقراء کی عید والے دن ضرورت پوری کرنا ہے، اور علاقے کے لوگوں کی خوراک کے ساتھ ان کی غمخواری کرنا ہے، اس لیے آٹا دینا بھی جائز ہے، اگرچہ اس میں وارد حدیث صحیح نہیں ہے "

دیکھیں: اعلام الموقعین ( 3 / 12 ).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" صحیح یہی ہے کہ جو چیز بھی خوراک ہو چاہے وہ دانے ہوں یا پھل اور گوشت وغیرہ تو وہ فطرانہ میں کافی ہو گی " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع ( 6 / 183 ).

واللہ اعلم .